رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۵

قُل اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن | عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | نصرت کے لئے اک آسمان پر شور ہے

الفضل

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام مسیح موعود)

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہونچاؤں گا (الہام مسیح موعود)

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

جلد ۷ | ۲۹ جولائی سنہ ۱۹۱۹ء | سہ شنبہ | مطابق ۳۰ شوال سنہ ۱۳۳۷ھ | نمبر ۹

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اچھی ہے خطبہ جمعہ حضور نے خود پڑھا ؎

اُمید ہے یہ خبر خوشی سے سنی جائیگی کہ جناب حافظ روشن علی صاحب کو جناب مفتی محمد صادق صاحب کی جگہ (جو کہ ولایت میں ہونے کی وجہ سے صدر انجمن احمدیہ کے کاموں میں حصہ نہیں لے سکتے) مجلس معتمدین کا ممبر منتخب کیا گیا ہے۔

بارش خدا کے فضل سے بہت کافی ہو گئی ہے اور گاؤں کے ارد گرد کی ڈھاب بھر گئی ہے۔ خدا کے فضل سے کسی موسمی عارضہ کی کوئی شکایت نہیں پائی جاتی ؎

اَلْمَوْعِظَۃُ الْحَسَنَۃ

اپنی اولاد کی اصلاح کی فکر کرو۔

بعض لوگوں کا یہ بھی خیال ہوتا ہے کہ اولاد کے لئے کچھ مال چھوڑنا چاہیئے۔ مجھے حیرت آتی ہے کہ مال چھوڑنے کا تو ان کو خیال آتا ہے۔ مگر یہ خیال ان کو نہیں آتا کہ اس کا فکر کریں کہ اولاد صالح ہو طالح نہ ہو۔ مگر یہ وہم بھی نہیں آتا۔ اور نہ اس کی پروا کی جاتی ہے۔ بعض اوقات ایسے لوگ اولاد کے لئے مال جمع کرتے ہیں۔ اور اولاد کی صلاحیت کی فکر اور پروا نہیں کرتے۔ وہ اپنی زندگی ہی میں اولاد کے ہاتھ سے نالاں ہوتے ہیں اور اس کی بد اطواریوں سے مشکلات میں پڑ جاتے ہیں۔ اور وہ مال جو انہوں نے خدا جانے کن کن حیلوں اور طریقوں سے جمع کیا تھا۔ آخر بدکاری اور شراب خوری میں صرف ہوتا ہے۔ اور وہ اولاد ایسے ماں باپ کے لئے شرارت اور بدمعاشی کی وارث ہوتی ہے۔

اولاد کا ابتلاء بھی بہت بڑا ابتلاء ہے۔ اگر اولاد صالح ہو تو پھر کس بات کی پروا ہو سکتی ہے۔ خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے۔ ھو یتولی الصالحین۔ یعنے اللہ تعالیٰ آپ صالحین کا متولی اور متکفل ہوتا ہے اگر بدبخت ہے تو لاکھوں روپیہ اس کے لئے چھوڑ جاؤ۔ وہ بدکاریوں میں تباہ کر کے پھر قلاش ہو جائے گی۔

اور ان مصائب اور مشکلات میں پڑے گی۔ جو اُس کے لئے لازمی ہیں۔ جو شخص اپنی رائے کو خدا تعالیٰ کی رائے اور منشاء سے متفق کرتا ہے۔ وہ اولاد کی طرف سے مطمئن ہو جاتا ہے۔ اور وہ اسی طرح پر ہے کہ اس کی صلاحیت کے لئے کوشش کرے اور دعائیں کرے اس صورت میں خود خدا تعالیٰ اس کا تکفل کرے گا اور اگر بد چلن ہے تو جائے جہنم میں۔ اس کی پروا تک نہ کرے۔

حضرت داؤد علیہ السلام کا ایک قول ہے کہ میں بچہ تھا۔ جوان ہوا۔ اب بوڑھا ہو گیا۔ میں نے متقی کو کبھی ایسی حالت میں نہیں دیکھا کہ اُسے رزق کی مار ہو اور نہ اس کی اولاد کو ٹکڑے مانگتے دیکھا۔ اللہ تعالیٰ تو کئی پشت تک رعایت رکھتا ہے۔ پس خود نیک بنو اور اپنی اولاد کے لئے ایک عمدہ نمونہ نیکی اور تقوےٰ کا ہو جاؤ۔ اور اس کو متقی اور دیندار بنانے کیلئے سعی اور دُعا کرو۔ جسقدر کوشش تم ان کے لئے مال جمع کرنے کی کرتے ہو۔ اسیقدر کوشش اس امر میں کرو۔

خوب یاد رکھو۔ کہ جب تک خدا تعالیٰ سے رشتہ نہ ہو۔ اور سچا تعلق اس کے ساتھ نہ ہو جاوے۔ کوئی چیز نفع نہیں دے سکتی۔ یہودیوں کو دیکھو۔ کہ کیا وہ پیغمبروں کی اولاد نہیں۔ یہی وہ قوم ہے۔ جو اسپر ناز کیا کرتی تھی اور کہا کرتی تھی۔ نحن ابناء اللہ واحباءہ ہم اللہ کے فرزند اور اُس کے محبوب ہیں۔ مگر جب انہوں نے خدا تعالیٰ سے رشتہ توڑ دیا۔ اور دنیا ہی دنیا کو مقدم کر لیا۔ کیا نتیجہ ہوا۔ خدا تعالیٰ نے اسے سور اور بندر کہا۔ اور اب جو حالت ان کی مال و دولت ہوتے ہوئے بھی ہے۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں پس وہ کام کرو۔ جو اولاد کے لئے بہترین نمونہ اور سبق ہو۔ اور اس کے لئے ضروری ہے کہ سب سے اول خود اپنی اصلاح کرو۔ اگر تم اعلےٰ درجہ کے متقی اور پرہیزگار بنجاؤ گے۔ اور خدا تعالیٰ کو راضی کرو گے۔ تو یقین کیا جاتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ تمہاری اولاد کے ساتھ بھی اچھا معاملہ کریگا۔ قرآن شریف میں خضر اور موسیٰ علیہما السلام کا قصہ درج ہے کہ ان دونوں نے ملکر ایک دیوار کو بنایا۔ جو یتیم بچوں کی تھی۔ وہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وکان ابوهما صالحا۔ ان کا والد صالح تھا۔ یہ ذکر نہیں کیا کہ وہ آپ کیسے تھے۔ پس اس مقصد کو حاصل کرو۔ اولاد کے لئے ہمیشہ اس کی نیکی کی خواہش کرو۔ اگر وہ دین اور دیانت سے باہر چلے جاویں پھر کیا اس قسم کے اُمور اکثر لوگوں کو پیش آجاتے ہیں۔ بد دیانتی خواہ تجارت کے ذریعہ ہو یا رشوت کے ذریعہ یا زراعت کے ذریعہ۔ جسمیں حقوق شرکار کو تلف کیا جاتا ہے۔ اسکی وجہ یہی میری سمجھ میں آتی ہے۔ کہ اولاد کے لئے خواہش ہوتی ہے۔ کیونکہ بعض اوقات صاحب جائداد لوگوں کو یہ کہتے سُنا ہے کہ کوئی اولاد ہو جائے۔ جو اس جائداد کی وارث ہو۔ تاکہ غیروں کے ہاتھ میں نہ چلی جاوے۔ مگر وہ نہیں جانتے۔ کہ جب مر گئے تو شرکاء کون؟ اور اولاد کون؟ سب ہی تیرے لئے تو غیر ہیں اولاد کے لئے اگر خواہش ہو تو اس غرض سے ہو کہ وہ خادم دین ہو“

الحکم ۱۰ر نومبر ۱۹۰۵ء

حضرت مسیح موعودؑ

لنڈن کا تازہ خط

البی صاحب

مسٹر عبدالرحیم البی سمتھ صاحب احمدی ساکن لاگوس ملک نائجیریا علم دین حاصل کرنے کے واسطے قادیان جاتے ہوئے یہاں پہنچے ہیں۔ اور جہاز پر جگہ ملنے کے انتظار میں یہاں میرے پاس مقیم ہیں۔ یہ صاحب پچیس سال عمر کے نوجوان۔ قدآور مضبوط جسم کے آدمی دینی محبت سے بھرے ہوئے ہیں۔ میں نے انہیں ترجمہ قرآن شریف اور اُردو پڑھانی شروع کی ہے تاکہ ہندوستان پہونچ کر انہیں آسانی ہو۔ شہر لنڈن کو دیکھ کر حیران ہو رہے ہیں۔ کل میں انہیں اپنے ساتھ لے گیا۔ اور ہمیں ایک جگہ جانے کے واسطے اس ریل پر سوار ہونا پڑا۔ جو زمین کے نیچے قریب پچیس فٹ چلتی ہے۔ پہلے تو گھبرائے کہ کہاں جا رہے ہیں پھر حیران ہوئے کہ یہ بہت ہی عجیب ہے ✦

خطاز والسرائے

ہندوستان میں شورید سر لوگوں کے متعلق جو ریزولیوشن یہاں سلسلہ احمدیہ کے خاص جلسہ منعقدہ ۲۳ر اپریل کو پاس کئے گئے تھے اسکے متعلق وزیر ہند اور صاحب وزیر اعظم سے پہلے خط آئے تھے۔ اور اب وائسرائے ہند کی طرف سے بھی تحریر کا خط عاجز کے نام آیا ہے۔

ریفارم بل

ہندوستان سے نیشنل کانگریس کے ڈیلی گیٹ مسز اینی بسنٹ وغیرہ ریفارم بل کے متعلق اور ہندوستان کیواسطے ہوم رول حاصل کرنے کے واسطے سعی کرنے کے لئے یہاں پہونچے ہیں۔ عاجز کو جماعت احمدیہ کیطرف سے اسی کے متعلق پولیٹیکل ڈیلی گیٹ مقرر کئے جانے کا تار از جانب حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ پہنچا ہے۔ اور اس کے متعلق کام شروع کر دیا گیا ہے۔ پارلیمنٹ کی ریفارم بل کمیٹی کے سکرٹری کے نام ملاقات کے واسطے خط لکھا گیا ہے اور خط کے ساتھ ایک مفصل مضمون اپنی رائے کا بھی روانہ کیا گیا ہے۔ تاکہ اگر کمی وقت کے سبب مفصل ملاقات اور شہادت کا موقعہ نہو۔ تو کم از کم ہماری رائے ان تک پہونچ جائے چونکہ ریفارم بل پارلیمنٹ میں دوسری دفعہ بھی پڑھا جا چکا ہے اسواسطے اب وقت بہت کم باقی ہے۔ ہندوستانی ڈیلی گیٹوں کے متعلق بھی اخباروں میں لکھا گیا ہے۔ کہ اب انہیں کچھ تحریک کرنے کے واسطے وقت نہیں رہا۔ تاہم معلوم ہوا ہے کہ وہ چند لیکچر دینگے۔ تاکہ یہاں کے انگریزوں کو ان کی رائے کا پتہ لگ جائے۔ اسواسطے ہم نے بھی لیکچروں کا سلسلہ شروع کیا ہے۔ پہلا لیکچر ایسٹ اینڈ میں گذشتہ جمعہ کو ہوا ہے جس کا خلاصہ مسٹر اے ڈی کار نے بعض اخباروں کو بھیجا ہے اور دوسرا لیکچر گذشتہ اتوار کو اپنے ہال میں ہوا۔ اس کی رپورٹ بھی اخبارات کو روانہ کی گئی ہے۔ اتفاقاً اسی ڈاک میں برادرم مرزا کبیرالدین احمد صاحب احمدی کا ایک مفصل خط پہونچا تھا۔ جسمیں گورنمنٹ برطانیہ کی خوبیوں کا اظہار معقول پیرایہ میں تھا۔ وہ خط پروفیسر حاجی صاحب نے پڑھکر سُنایا اور اس کا ترجمہ بھی کیا گیا۔ جس کا اثر حاضرین پر اچھا ہوا۔ ہیسٹنگز میں دو لیکچر سلسلہ احمدیہ کی تائید میں مسٹر ایس۔ سی احمدی نے دئے اور بہت سا لٹریچر تقسیم کیا ✦

محمد صادق عفا اللہ

لنڈن ۔ ۱۰ر جون ۱۹۱۹ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان ۔ ۲۹ ؍ جولائی ۱۹۱۹ء

آخری زمانہ کا کرشن آچکا

(۱)

گمراہی اور بے دینی کی تاریکی چھا گئی ۔ عالم میں بدیوں اور بدکاریوں کا اندھیرا ہو گیا ۔ دنیا میں فسق و فجور کی ظلمت پھیل گئی ۔ اور وہ وقت آگیا ۔ جس کے متعلق اہل ہنود کی مقدس کتاب گیتا کے ایک متبرک شلوک کا ترجمہ حسب ذیل ہے :۔

چو بنیاد دیں سست گردد بسے
نمائیم خود را بشکل کسے

(۲)

رات گذری ۔ نور کا تڑکا ہوا ۔ خدائی انوار چمکے ۔ آفتاب ہدایت مشرق اسلام سے نمودار ہوا ۔ محمدی جلوے آشکار ہوئے ۔ احمدی تجلیات دنیا کو روشن کرنے لگیں خدا کا پیارا مسیح موعود نازل ہوا ۔ دُنیا کو ہدایت دینے والا امام مہدی مبعوث ہوا ۔ چودھویں کا چاند نکلا ۔ اور بڑی شان سے نکلا ۔ آنے والا رُوحانی بادشاہ کرشن اوتار ہم میں آیا ۔ اور بڑی آن بان سے آیا ۔

دوستو! تمہیں مُبارک ۔ لوگو تمہیں مژدہ ۔ قومو! تمہیں خوشخبری کہ جسکے سب منتظر تھے ۔ وہ پیارا آ گیا اُٹھو خیر مقدم کرو ۔ چلو اسکے قدموں میں پہنچو ۔ دوڑو اسکے جھنڈے کے نیچے جمع ہو جاؤ ۔

(۳)

دیکھو ۔ خدا کی نعمت کی قدر کرو ۔ اُس نے تم پر کتنا بڑا احسان کیا ہے ۔ کہ تم میں اس آنے والے مسیح و مہدی و کرشن کو بھیجدیا ۔ دیکھو خدا خود فرماتا ہے کہ :۔

” اگر خدا ایسا نہ کرتا تو دُنیا میں اندھیر پڑ جاتا “

تم بغیر سوچے سمجھے جھٹلانے پر کمربستہ نہ ہو جاؤ اپنی جانوں کو ہلاک نہ کرو ۔ خدا فرماتا ہے سُنو کہ :۔

” برہمن اوتار سے مقابلہ کرنا اچھا نہیں “

(۴)

مُدت ہوئی ۔ دہلی سے اپنی مذہبی کتب سے ماہر پنڈت بالمکند جی نے ” شری نشکلنک بھگوان اوتار “ کی آمد و ظہور کی بابت ایک اشتہار شائع کیا تھا ۔ جس کے چند فقرے اُردو میں یہ ہیں :۔

” اہل دنیا کو واضح ہو کہ آج کل جیسی جیسی بدیاں ہمارے ملک میں ہو رہی ہیں ۔ وہ سب کو معلوم ہیں ۔ مثلاً عورتوں کا بیوہ ہونا اور ساتھ ہی ان بُری باتوں کا بھی ہونا جن کو بچہ بچہ بھی جانتا ہے ۔ اور غلہ اور گھی وغیرہ کا اسقدر گراں ہونا اور علاوہ اس کے سینکڑوں قسم کی مصیبتیں ہمارے آریہ ورت (ہندوستان) پر آئی ہوئی ہیں کہ جس کا ذکر بیان سے باہر ہے ۔ پس اے دوستو! اگر آپ لوگوں کو اس دردِ عظیم سے نجات پانے کی خواہش ہے ۔ تو بے عیب خلیفۃ اللہ مہاراج کا ضرور خیال اور دھیان کرو ۔ وہ اسی زمانہ میں ظاہر ہو کر تمام بدیوں اور بدکرداروں کو ہلاک کرینگے “

(۵)

وُہ کرشن جی خدا کا مقبول آیا ۔ اور اُس نے صاف صاف فرمایا کہ :۔

” ہر ایک نبی کا مجھے نام دیا گیا ہے ۔ چنانچہ جو ملک ہند میں کرشن نام ایک نبی گذرا ہے ۔ جس کو رودر گوپال بھی کہتے ہیں (یعنے فنا کرنیوالا اور پرورش کرنیوالا) اس کا نام بھی مجھے دیا گیا ہے ۔ پس جیسا کہ آریہ قوم کے لوگ کرشن کے ظہور کا ان دنوں میں انتظار کرتے ہیں وہ کرشن میں ہی ہوں اور یہ دعوے صرف میری طرف سے نہیں ۔ بلکہ خدا تعالےٰ نے بار بار میرے پر ظاہر کیا ہے ۔ کہ جو کرشن آخری زمانہ میں ظاہر ہونیوالا تھا وہ تو ہی ہے ۔ آریوں کا بادشاہ ۔ اور بادشاہت سے مُراد صرف روحانی بادشاہت ہے ۔ ایسے لفظ خدا کے کلام میں آجاتے ہیں مگر معنے روحانی ہوتے ہیں “

(۶)

یہ کوئی معمولی دعوےٰ نہیں ۔ ایک بہت بڑا دعوےٰ ہے ۔ اور ایسا دعویٰ ہے ۔ کہ جس کی تحقیق کرنا ہندو مذہب کے ہر اس انسان کا فرض ہے ۔ جو اپنی مقدس مذہبی کتب کا احترام کرتا اور ان میں آخری زمانہ کے متعلق جو خبریں دیگئی ہیں اُن پر یقین رکھتا ہے ۔ لیکن افسوس غافل اور بے پروا لوگوں نے جس طرح کہ ضرورت تھی توجہ نہ کی ۔ اور جیسا کہ چاہیئے تھا ۔ خیال نہ کیا حالانکہ ایک دن نہیں دو دن نہیں ۔ ایک سال نہیں دو سال نہیں متواتر اٹھائیس سال تک حضرت مرزا صاحب نے یہ دعوےٰ کیا اور نہ صرف دعویٰ کیا ۔ بلکہ اپنی صداقت کے لاکھوں نشان دکھلائے ۔ زمین اور آسمان نے آپ کے سچے ہونے کی شہادت دی ۔ خشکی اور تری نے آپ کے راستباز ہونے کی گواہی دی ۔ پہاڑوں اور سمندروں نے آپ کے برگزیدۂ خدا ہونے کے ثبوت پیش کئے ۔ کوئی ملک کوئی علاقہ اور کوئی جگہ ایسی نہ رہی ۔ جہاں کوئی نہ کوئی نشان ظاہر نہ ہوا ۔ اس مختصر مضمون میں گنجایش نہیں ۔ کہ ان نشانات کا ذکر کیا جائے اگر کوئی سچی تڑپ اور حقیقی خواہش رکھتا ہے ۔ اس امر کی کہ آخری زمانہ کے کرشن حضرت مرزا صاحب کی صداقت کے نشانات سے آگاہ ہو ۔ تو احمدیہ لٹریچر کا مطالعہ کیجیے ۔ جس کے بہم پہنچانے کے لئے ہم ہر وقت تیار ہیں ۔

(۷)

اس وقت ہم اہل ہنود کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ لو اب تو گنگا بھی اُلٹی بہ گئی ۔ جو آپ لوگوں کے نزدیک علامت ہے بایں بات کی کہ اس کے واقعہ ہونے کے بعد موجودہ دنیا کا خاتمہ قریب ہو گا ۔ چنانچہ آج کل مختلف اور متعدد اخبارات میں ” گنگا اُلٹی بہ گئی “ کے عنوان سے حسب ذیل الفاظ شائع ہو رہے ہیں کہ ” ہندوؤں کی ایک قدیم مقدس کتاب میں لکھا ہے کہ :۔

” جب گنگا مغرب کی طرف بہنے لگے گی تو اُس وقت دُنیا کا خاتمہ قریب ہو گا “ اور یہ بالکل پیدا موقع ہے ۔ کہ گنگا مغرب کی سمت اسقدر دُور تک

بھی ہے "

(۸)

پس اے دوستو! سوچو کہ جب دُنیا کے خاتمہ کے قرب ہونے کی اتنی بڑی علامت پوری ہو گئی ہے۔ جو ایک قدیم مقدس کتاب میں پائی جاتی ہے۔ تو کیا وہم ہے۔ کہ ابھی تک کرشن جی مہاراج ظاہر نہیں ہوئے یہ تو ہو نہیں سکتا کہ دنیا کا خاتمہ ہو جائے۔ اور کرشن جی مہاراج تشریف ہی نہ لائیں۔ کیونکہ ان کے آنے کا جو وعدہ دیا گیا ہے۔ وہ کبھی ٹل نہیں سکتا۔ اس لئے ضروری ہے کہ وہ آئیں۔ چنانچہ وہ آگئے۔ اب تمہارا فرض ہے کہ انہیں پہچاننے اور قبول کرنے کی کوشش کرو۔ خدا نے ان سے فرمایا ہے کہ :-

" رفیقوں سے کہدو کہ عجائب در عجائب کام دکھانے کا وقت آ گیا ہے "

سو اے دوستو! بزرگو۔ عالمو۔ پنڈتو۔ تم کیوں خواب غفلت میں ہو۔ اٹھو اور آنے والے مسیح و مہدی و کرشن کو پہچانو۔ دیکھو دولھا آ گیا تم براتی بنو۔ ورنہ چند روز بعد تمہیں افسوس کرنا۔ رونا اور ہاتھ ملنا ہو گا۔ اٹھو اٹھو اور آنے والے پیچھے اوتار کو قبول کرو ٭

کیا مولوی ثناء اللہ مباہلہ کے لئے تیار ہے؟

اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۱۔ شوال میں مولوی ثناء اللہ صاحب ہمارے اور علمائے دیوبند کے شرائط مباہلہ میں دخل در معقول دیتے ہوئے لکھتے ہیں :-

" کئی مہینے گزر چکے ہیں کہ شرائط مباہلہ کا تصفیہ ہمسے تو ہو نہیں آتا۔ ۱۰ جون کا اخبار الفضل قادیان ہمارے سامنے ہے۔ اس میں وہی شرائط کا جھگڑا "

ہم کہتے ہیں کہ یہ آپ کے دیوبندی استاذوں ہی کی عنایت ہے۔ کہ اسقدر شرائط کو طول دے رہے اور غیر مناسب حیلوں سے راہ فرار ڈھونڈھ رہے ہیں۔ اگر آپ دیوبندیوں میں کچھ ہمت سمجھتے ہیں تو ان سے کہیئے کہ وہ شرائط کا تصفیہ جلد کریں اور میدان میں آئیں۔ ہم تو ہر طرح ان کے لئے آسانیاں اور سہولتیں بہم پہنچا رہے ہیں۔

پھر لکھتے ہیں :-

" اسکے جواب میں غالباً دیوبند سے بھی ہاتھی کے دُم کا (دول) کے برابر اشتہار نکلیگا۔ اس میں بھی شرائط کا جھگڑا ہو گا "

ہم کہتے ہیں نہیں۔ بلکہ یوں فرمایئے کہ یاجوج ماجوج کے کانوں کے برابر۔ مہربانی کر کے آپ اپنے استاد یا اُستادوں کے جانشین حضرات کو سمجھائیں۔ کہ وہ خواہ مخواہ معاملہ کو طویل نہ کریں۔ اور اصل مقصد کی طرف آئیں۔ اس کے بعد دیوبند سے اپنا تعلق یوں ظاہر کرتے ہیں :-

" خاکسار ایڈیٹر بھی بحیثیت تعلیم دیوبندی ہے "

ہم کہتے ہیں مبارک ہو۔ بلکہ وہابیت کے حسابوں تو آپ بڑے بھائی ہیں۔ اور دیوبندی صاحبان چھوٹے بھائی۔ گو بعض فضائل میں وہ آپ سے بڑھ کر ہیں بلکہ آپکے اُستاد ہیں۔ لیکن پھر بھی چند باتوں کے لحاظ سے آپکے شاگرد ہیں۔ اور فیصلہ یہ ہے۔ کہ وہ آپ کے اُستاد اور آپ ان کے اُستاد۔ آپ ان کے شاگرد وہ آپکے شاگرد۔ مگر خواجہ حالی نے بالکل سچ کہا ہے ؎

شریعت کو کرتے ہیں برباد دونو
وہ ظالم ہیں شاگرد و استاد دونو

مصرع ثانی میں دراصل لفظ " مردود " تھا۔ ہم نے ترحماً تصرف کر دیا ہے۔ اتنے عرصہ کے بعد مولوی ثناء اللہ صاحب کا دیوبند سے اپنا تعلق ظاہر کرنے پر ہمیں خیال ہوا تھا کہ شاید علمائے دیوبند کے قائم مقام بن کر وہ اپنے آپ کو مباہلہ کے لئے پیش کرینگے۔ اور علمائے دیوبند کا شرائط کو طول دینا جب ان کو ناپسند ہے۔ تو خود ان کی بجائے جلدی شرائط کا تصفیہ کرینگے۔ لیکن کس طرح ممکن تھا کہ وہ ثناء اللہ صاحب جو ساری عمر مباہلہ کے نام سے کانپتے رہے۔ اور تا حال اس کا ذکر سنکر ان کے اندام پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے۔ وہ علمائے دیوبند کی بجائے اپنے آپ کو مباہلہ کے لئے پیش کر سکتے۔ چنانچہ انہوں نے مباہلہ کو جس کے متعلق در حقیقت ہم دیوبندیوں سے شرائط طے کر رہے ہیں۔ بالکل ہضم کر لیا ہے۔ اور صرف مناظرہ کو لے کر جو محض ضمنی طور پر مباہلہ کرنے کے لئے رکھا گیا ہے۔ لکھتے ہیں کہ :-

" اس مباحثہ کے لئے بحیثیت دیوبندی ہونے کے میں خود کو پیش کرتا ہوں (پھر مکرر فرماتے ہیں) اس کو دینی خدمت جان کر عام اعلان کرتا ہوں۔ کہ دیوبندی نزاع میں بحیثیت دیوبندی ہونے کے میں پیش ہوں۔ قادیانی اُمت میں سے جس کا جی چاہے۔ سامنے آجائے "

اسکے متعلق اول تو ہم کہتے ہیں۔ جب دیوبندیوں نے آپ کو اس میں شریک ہی نہیں کیا۔ تو آپ کس منہ سے اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں۔ ہاں اگر علمائے دیوبند نے آپ کو اپنا قائم مقام تسلیم کر کے مباحثہ کیلئے کھڑا کیا ہے۔ اور اپنی طرف سے کارروائی کرنے کی اجازت دی ہے۔ تو جب تک ہمارے پاس ان کی طرف سے اس کے متعلق کوئی تحریر نہ آجائے۔ ہم ان کی بجائے آپ کو ہرگز قابل خطاب نہیں سمجھ سکتے۔ پس اگر آپ ان کے قائم مقام بن کر پیش ہونا چاہتے ہیں تو بسم اللہ آیئے۔ لیکن ان سے تصدیق کرا دیجئے۔ دوسرے آپ کو یاد رہنا چاہیئے کہ دیوبندیوں سے ہمارا جو مباحثہ تجویز ہو رہا ہے۔ وہ تو منجملہ دیگر شرائط کے مباہلہ کی ایک شرط ہے اور اصل امر مباہلہ ہے۔ پس آپ کو ان کا قائم مقام بن کر صرف مباحثہ ہی نہیں کرنا ہو گا۔ بلکہ لازمی طور پر مباہلہ بھی کرنا پڑے گا۔ اس کے لئے اگر آپ تیار ہوں۔ تو اطلاع دیں۔ اور ان کی طرف سے ہمارے پاس اپنی قائم مقامی کے متعلق تحریر بھجوا دیں۔ تاکہ ان کی بجائے آپ سے مباہلہ کے شرائط طے کئے جائیں۔ کیا ہم امید رکھیں کہ اگر پہلے نہیں تو اب ہی آپ مباہلہ کے لئے تیار ہونگے اور صرف گھر بیٹھے ہی شیخی نہ بگھارتے رہینگے ٭

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

خطبہ جمعہ

نماز باجماعت کی تاکید

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۱۱ - جولائی ۱۹۱۹ء

الٓمّٓ ۚ ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ ۚۛ فِیْہِ ۚۛ ہُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ ۙ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقْنٰہُمْ یُنْفِقُوْنَ ۙ

ایک زمانہ دنیا کے اوپر ایسا تاریکی اور ظلمت کا آیا کہ اس کی نسبت اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے ظھر الفساد فی البر والبحر کہ خشکی اور سمندر میں فساد پھیل گیا تھا۔ ایک خدا کی پرستش کرنے والا کوئی انسان نہیں مل سکتا تھا۔ شرک۔ بت پرستی اور قسم قسم کے توہمات پھیلے ہوئے تھے۔ جب تاریکی اس قدر حد سے بڑھ گئی۔ اور جب دین بالکل ذلیل اور بے قدر ہوگیا۔ اور خدا کی کوئی عظمت لوگوں کے دلوں میں باقی نہ رہی۔ تو اسوقت اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل اور کرم سے

مکہ میں ایک دیا روشن کیا

جس کی شعاعیں بڑھتے بڑھتے اتنی بلند اور بالا ہوگئیں کہ آخر ان کے ذریعہ تمام دنیا روشن ہوگئی۔ یہ اللہ تعالےٰ کا ایسا فضل اور ایسا احسان تھا کہ اگر دنیا اس کی قدر کرتی۔ تو محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے بعد شاید کفر کا نشان تک باقی نہ رہ جاتا۔ اور اگر اس سے فائدہ اٹھاتی۔ تو پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی اور مامور اور نبی کی ضرورت نہ رہتی کیونکہ نبی اور مامور کے آنے کی دو ہی وجہیں ہوتی ہیں۔ ایک یہ کہ اہل دنیا کو شریعت پہنچانا۔ اور دوسری یہ کہ شریعت پر عمل کرانا۔ اب جبکہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ کامل شریعت مل چکی تھی۔ اگر دنیا اس کی قدر کرتی۔ تو

قیامت تک کوئی تفرقہ نہ ہوتا

لیکن افسوس لوگوں نے خدا تعالےٰ کی اس رحمت اور فضل کی قدر نہ کی۔ اور مختلف فرقوں میں تقسیم ہو گئے۔ اور وہ اسلام جو رحمت کے طور پر آیا تھا۔ اس کو انہوں نے بھلا دیا۔ اور نہ صرف بھلا ہی دیا۔ بلکہ اس سے نفرت کرنے لگ گئے۔ ایسے وقت میں جبکہ دنیا پر

وہی تاریکی کا زمانہ

آگیا۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت تھا اور جس کے متعلق پہلے انبیاء خاص طور پر خبر دیتے رہے تھے۔ تو خدا تعالےٰ نے حقیقی اسلام کو قائم کرنے کے لئے

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک نور

بھیجا۔ دنیا نے اس کی قدر کی یا نہ کی۔ اس کا حال اسی پر اللہ تعالےٰ نے بذریعہ الہام اس طرح کھولا کہ:۔

"دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔"

اس الہام کے ماتحت کس کس طرح دنیا نے اس فرستادہ خدا کو رد کیا۔ اس کی تفصیل کی اسوقت ضرورت نہیں کیونکہ میں اس مضمون کو بیان کرنے کے لئے کھڑا نہیں ہوا۔ پھر اس کے مقابلہ میں خدا تعالیٰ نے کیسے کیسے زور آور حملوں سے اسکی سچائی کو ثابت کیا۔ اور کس کس طرح اس کے دشمنوں کو ہلاک اور تباہ کیا۔ اس کے بیان کرنے کی بھی ضرورت نہیں۔ کیونکہ اس کے لئے بھی میں کھڑا نہیں ہوا۔ لیکن شاید ہی کوئی ناواقف سے ناواقف اور مرکز سلسلہ سے تعلق نہ رکھنے والا احمدی ایسا ہوگا جسے اس انکار اور مقابلہ کی خبر نہ ہو۔ جو دنیا نے حضرت مسیح موعود کا کیا۔ اور پھر کوئی ناواقف سے ناواقف ہی ہوگا جس کو ان حملوں کی خبر نہ ہو۔ جن کے ذریعہ خدا تعالےٰ حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت ظاہر کر رہا ہے۔ مگر

سب سے پہلا سوال

جو ان حالات اور واقعات کو دیکھ کر پیدا ہوتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ جنہوں نے حضرت مرزا صاحب کو قبول نہیں کیا۔ اور منہ سے رد کر دیا۔ انہوں نے تو جو کیا کیا۔ مگر ان کا کیا حال ہے۔ جنہوں نے منہ سے قبول کیا۔ مگر عملی طور پر رد کر دیا۔ دیکھو ایک تو وہ لوگ ہیں۔ جنہوں نے کہا کہ ہم مرزا صاحب کو اس لئے قبول نہیں کرتے۔ کہ ہم سیدھے راستہ پر ہیں۔ اور وہ گمراہ ہیں۔ یہ لوگ زیر مواخذہ ہیں۔ کیونکہ انہوں نے خدا کے فرستادہ کو رد کیا۔ مگر ان کے رد کرنے میں خدا تعالیٰ کی کچھ نہ کچھ عظمت پائی جاتی ہے۔ کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ ہم اس لئے رد کرتے ہیں کہ ہم حق پر ہیں۔ لیکن وہ شخص جو حضرت مرزا صاحب کو قبول کر لیتا ہے۔ وہ اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ پہلے سب ادیان باطل ہیں یا جو ان کے معنے کئے جاتے۔ اور جس رنگ میں ان کو پیش کیا جاتا ہے۔ وہ خدا کی منشاء کے مطابق نہیں ہے۔ خواہ وہ اسلام ہے۔ ایک احمدی اسلام کو رد نہیں کرتا۔ لیکن اس کے جو معنے مسلمان کرتے ہیں۔ اور جس رنگ میں اُسے پیش کرتے ہیں۔ اس کو قابل قبول نہیں سمجھتا کیونکہ وہ ایسا اسلام نہیں۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لائے۔ تو وہ لوگ جو اس بات کو سمجھ لیتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود خدا تعالیٰ کی طرف سے آئے ہیں۔ وہ گویا اقرار کرتے ہیں کہ جو پہلے مذاہب تھے۔ وہ بگڑ چکے ہیں یا ان کا مطلب اور مفہوم بگاڑ کر پیش کیا جاتا ہے۔ اور اب ضرورت تھی کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی انسان کھڑا ہوتا کہ حقیقی دین پر لوگوں کو چلائے۔ یہ اقرار کر کے اگر کوئی شخص عملی طور پر حضرت مسیح موعود کو رد کرتا ہے۔ تو سوچ لو کہ خدا کے حضور اس کا کیا حال ہوگا۔ پہلا شخص اگر رد کرتا ہے تو وہ خدا کا بہانہ اور آڑ لے کر رد کرتا ہے۔ کیونکہ وہ کہتا ہے کہ میں مرزا صاحب کو اس لئے نہیں مانتا کہ قرآن انکی تردید کرتا ہے۔ اس لئے نہیں قبول کرتا کہ رسول کریمؐ رد فرماتے ہیں۔ ایسا شخص خطادار ہے۔ کیونکہ وہ دراصل خدا اور رسول کی بات کو رد کرتا ہے۔ مگر بظاہر خدا

اور رسول کی آڑ لے کر ایسا کرتا ہے۔ مگر دوسرا شخص جو تسلیم کرتا ہے کہ خدا اور رسول کی منشاء کے مطابق حضرت مرزا صاحب آئے ہیں۔ وہ اگر رد کرتا ہے۔ تو زیادہ قصوروار ہے کیونکہ اُسنے باوجود ماننے اور تسلیم کرنے کے رد کیا۔ اسی طرح اگر پہلا شخص عملاً کوئی اس قسم کی کوشش کرتا ہے جس سے سلسلہ احمدیہ کو نقصان پہونچے تو وہ بھی

مواخذہ کے قابل

ہے۔ کیونکہ جسطرح زہر کو خواہ کوئی جان کر کھائے یا بے جانے کھائے۔ ہلاک ہوتا ہے۔ اسی طرح صداقت اور حق کا مقابلہ خواہ جان کر کرے یا انجان ہو کر کرے۔ زیر مواخذہ ہوتا ہے۔ لیکن جسطرح جو جان بوجھ کر زہر کھائے۔ وہ مرنے کے علاوہ خودکشی کے جرم کا بھی مجرم ہوتا ہے۔ اور اُسے دوہری سزا ملتی ہے۔ ایک قانون قدرت کے ذریعہ اور دوسری قانون شریعت کے ماتحت۔ اور جو بے جانے بوجھے کھائے۔ مرتا تو وہ بھی ہے۔ لیکن اس سے خودکشی کے جرم کا مواخذہ نہیں ہوگا۔ اسی طرح جو شخص صداقت کا انکار بے جانے کرتا ہے۔ سزا کا مستوجب تو وہ بھی ہے لیکن جو جان بوجھ کر کرتا ہے۔ وہ دوہری سزا کا مستحق ہے اس لئے

احمدی جماعت

کی کے لئے دوسروں کی نسبت زیادہ احتیاط اور ہوشیاری ضرورت ہے۔ وہ لوگ بھی سزا پائینگے۔ جنہوں نے اس صداقت کو قبول نہ کیا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لائے اور اس کا مقابلہ کیا۔ لیکن احمدی کہلا کر اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو وہ دوہری سزا کا مستوجب ہوگا۔

میرے پاس مختلف جگہوں سے اس قسم کے خطوط آئے ہیں جنمیں لکھا ہے۔ کہ چونکہ ہمارا فلاں سے جھگڑا ہے اسلئے ہم فلاں جگہ نماز پڑھنے کے لئے نہیں جائینگے۔ اور بعض کے متعلق دوسروں نے لکھا ہے۔ کہ وہ باجماعت نماز پڑھنے کے لئے اس لئے نہیں آتے کہ فلاں سے ان کا جھگڑا ہے۔ وہ لوگ قادیان میں موجود نہیں ہیں لیکن نصیحت کسی خاص کے لئے نہیں ہوا کرتی۔ بلکہ ہر ایک کے لئے ہوتی ہے۔ کیونکہ کون جانتا ہے کہ کس کے دل میں وہی بات پیدا نہ ہو جائیگی۔ جس کے لئے

نصیحت کرنے کی ضرورت

پیش آئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم میں کوئی حکم ایسا نہیں ہے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سوا کبھی اور واحد شخص کو مخاطب کر کے فرمایا گیا ہو۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب کرنا سارے جہان کو مخاطب کرنا ہے۔ تو قرآن کریم میں تمام احکام عام رنگ میں بیان کئے گئے ہیں۔ اس لئے میں بھی یہ نصیحت خطبہ میں بیان کرتا ہوں۔ پھر اس لئے بھی کہ یہاں کے بعض لوگ بھی

باجماعت نماز

پڑھنے میں کمزور ہیں۔ اور وہ جمعہ اور عیدوں کے سوا کبھی مسجد میں نہیں آتے۔ یا کبھی کبھی آ شکل دکھاتے ہیں پھر چونکہ خطبہ جمعہ لکھا جاتا ہے۔ اور اخبار میں چھپ کر باہر کے لوگوں کو بھی پہنچ جاتا ہے۔ اس لئے اسی موقعہ پر بیان کرتا ہوں :-

اللہ تعالےٰ نے یہاں جہاں

قرآن کریم میں نماز کیلئے حکم

بیان فرمایا ہے۔ وہاں کثرت کے ساتھ قیام صلوٰۃ اور محافظت صلوٰۃ فرمایا ہے۔ صرف نماز پڑھنے کا لفظ بہت کم جگہ آیا ہے۔ اور وہ بھی حکم کے طور پر نہیں۔ جہاں احکام کا ذکر ہے۔ وہاں اقامت کا لفظ ساتھ رکھا گیا ہے اور

اقامت صلوٰۃ کے معنے

یہ ہیں کہ نماز کو اس کی تمام شرائط کے ساتھ پڑھا جائے اقامت کا لفظ عام ہے۔ اور جب کسی امر کی تکمیل ہو جائے تو اس کے متعلق اقامت کا لفظ بولتے ہیں۔ مثلاً تجارت ہے۔ جب کسی ملک کی تجارت پورے زور پر نہ ہو۔ تو اسکی نسبت کہتے ہیں کہ فلاں ملک کی تجارت بیٹھ گئی اور اگر پورے زور پر ہو تو کہتے ہیں کہ فلاں ملک کی تجارت کھڑی ہے۔ اسیطرح دوسرے سب امور جب تکمیل کو پہنچ جائیں۔ تو ان کے متعلق اقامت کا لفظ بولتے ہیں اور جب ان میں کمزوری پیدا ہو تو بیٹھ گئے کہتے ہیں اس لئے نماز کی اقامت کے یہ معنے ہوئے کہ اس کو تمام شرائط کے ساتھ ادا کیا جائے اور یہی وہ بات ہے جس کا قرآن کریم میں حکم دیا گیا ہے۔ اور یہی وہ چیز ہے۔ جسکے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اس سے انسان مومن بنتا ہے۔ اور یہی وہ ذریعہ ہے۔ جس سے

اللہ کا فضل

نازل ہوتا ہے۔ دیکھو یہی آیت جو میں نے پڑھی ہے۔ اسمیں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۔ یہ ایسی کتاب ہے جسمیں کوئی شک شبہ نہیں ہے۔ یعنی اس میں ایسی تعلیم ہے۔ جو ہر ایک شک اور شبہ کو مٹانے والی ہے۔ اس کے اختیار کرنے سے کسی قسم کا شک و شبہ نہیں رہتا۔ یہ متقیوں کے لئے ہدایت ہے انہیں ایک سیدھا رستہ دکھاتی۔ ایک نئے جہان میں لے جاتی۔ اور ان پر روحانیت کا دروازہ کھولدیتی ہے اس سے آگے بتایا کہ

متقی کون ہوتا ہے؟

فرمایا۔ اَلَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۔ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۔ یہ شرطیں جب کسی میں پائی جائیں۔ تو وہ متقی ہوتا ہے۔ اور جب یہ شرطیں پائی جاتی ہیں۔ تب قرآن روحانیت کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔ وہ شرطیں یہ ہیں :- (۱) ایمان بالغیب (۲) اقامت نماز (۳) جو کچھ خدا نے دیا ہو۔ اسمیں سے خرچ کرنا۔ (۴) رسول کریمؐ پر اور آپ سے پہلے نبیوں پر جو کچھ اترا۔ اور جو آیندہ نازل ہوگا۔ اسپر ایمان لانا۔ ان شرطوں کو جو انسان پورا کرلیتا ہے اسپر

رُوحانیت کا دروازہ

کھلجاتا ہے۔ لیکن جو ان کو اسطرح پورا نہیں کرتے ہیں جسطرح

ان کے پورا کرنے کا حق ہے۔ انہیں قرآن ہدایت نہیں کرتا۔ یہی وجہ ہے کہ بہت لوگ قرآن پڑھتے ہیں مگر کہتے ہیں۔ ہمیں کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ بات دراصل یہی ہے کہ قرآن اسی وقت ہدایت کرتا ہے۔ جبکہ یہ شرائط پوری ہوں۔

ان شرائط میں سے

ایک شرط

یہ ہے کہ نماز کو قائم کرنا اور جماعت کے ساتھ ادا کرنا۔ بعض لوگ بے علمی اور ناواقفیت کی وجہ سے کہتے ہیں۔ کہ جمعہ کی نماز باجماعت پڑھنا فرض ہے۔ حالانکہ بات یہ ہے کہ جمعہ کی نماز ایسی ہی فرض ہے۔ جیسا کہ ساری نمازیں۔ قرآن کریم میں جمعہ کی نماز کا اگر ایک جگہ ذکر آیا ہے تو روزانہ نمازوں کا ذکر متعدد جگہ آیا ہے پس جمعہ کی نماز دوسری نمازوں سے زیادہ فرض نہیں ہے لیکن لوگ لاعلمی کی وجہ سے سمجھتے نہیں۔ اور صرف جمعہ کی نماز باجماعت ادا کرنا فرض جانتے ہیں۔ حالانکہ قرآن کریم میں جہاں جہاں اقیموا الصلوٰۃ کا ذکر آیا ہے۔ وہاں نماز باجماعت کا ہی حکم ہے۔ حتےٰ کہ ایک صحابی کے متعلق لکھا ہے کہ وہ کہتے نماز ہوتی ہی نہیں جب تک کہ باجماعت نہ ہو۔ مگر ہمیں صحابہ کے قول پر ہی اکتفاء کرنے کی ضرورت نہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقوال بھی ایسے ہی ملتے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔ جو لوگ عشاء اور صبح کی نماز باجماعت پڑھنے کے لئے مسجد میں نہیں آتے۔ میرا دل چاہتا ہے کہ میں اپنی جگہ کسی اور کو نماز پڑھانے کے لئے کھڑا کردوں۔ اور اپنے ساتھ اور آدمیوں کو لے کر ان کے سر پر ایندھن رکھ کر ان لوگوں کے گھروں میں جاؤں۔ اور آدمیوں سمیت ان کے گھروں کو جلا کر راکھ کردوں۔ دیکھو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسا رحیم انسان جو کسی کی ادنےٰ سے ادنےٰ تکلیف کو بھی نہیں دیکھ سکتا تھا۔ اور جس کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ رحمۃ للعالمین۔ وہ جب یہ کہتا ہے کہ جو لوگ مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے نہیں آتے انکو مع ان کے گھروں کے جلا دوں۔ تو اس سے یہ نہیں سمجھا جاسکتا کہ باجماعت نماز پڑھنا کوئی معمولی بات ہے بلکہ

فرضوں میں سے بہت بڑا فرض

ہے۔ جسکے ادا نہ کرنے کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسقدر شدت سے نفرت کا اظہار کیا ہے۔ پس جو لوگ اس کو پورا نہیں کرتے۔ انہیں سوچنا چاہیئے کہ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کسقدر ناراضگی کا بار اپنے اوپر اٹھاتے ہیں۔ انہیں خوب اچھی طرح سن لینا چاہیئے۔ کہ کسی کی لڑائی اور کسی سے جھگڑا اس فرض کی ادائگی میں ہرگز روک نہیں ہوسکتا۔ اگر وہ زید و بکر کے لئے نماز پڑھتے ہیں تو ان سے لڑائی ہونے کی وجہ سے چھوڑ سکتے ہیں۔ لیکن اگر خدا کے لئے پڑھتے ہیں۔ تو پھر کون ہے جو کہہ سکتا ہے کہ چونکہ خدا سے میری لڑائی ہے اس لئے میں نماز نہیں پڑھتا۔ اگر اس سے کسی کی لڑائی ہو تو وہ نہ پڑھے۔ اور اگر نہیں تو زید و بکر کی لڑائی کی وجہ سے خدا کی نماز کو کیوں ترک کرتا ہے میرے نزدیک وہ شخص جو نماز باجماعت پڑھنے میں سستی کرتا ہے کسی قسم کی روحانی ترقی حاصل نہیں کرسکتا۔ کیونکہ یہ

نہایت ضروری رکن اسلام

ہے۔ اور ایسا ضروری ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو اس کو ادا نہیں کرتا۔ میرا جی چاہتا ہے۔ کہ میں اس کو مع اس کے گھر کے جلا دوں۔ بعض لوگوں نے صرف عشاء اور صبح کی نماز باجماعت ادا کرنے والوں کے متعلق اسے سمجھا ہے۔ لیکن اصل میں اس میں ساری نمازیں آجاتی ہیں کیونکہ یہی دونوں نمازیں پڑھنا مشکل ہوتی ہیں۔ جب ان کے متعلق فرمادیا۔ تو باقی نمازیں خود بخود اس کے نیچے آگئیں۔ پس نماز باجماعت پڑھنا ہر ایک مسلمان پر بہت بڑا فرض اور ایک اہم ذمہ واری ہے۔ جو اس سے جی چراتا ہے خواہ وہ زید و بکر کی لڑائی سے یا کسی اور وجہ سے۔ وہ قطعاً اس قابل نہیں ہے کہ مومن احمدی کہلاسکے کیونکہ وہ

خدا کا مجرم

ہے۔ اور میرے نزدیک اس سے بڑھ کر دنیا میں کوئی بے وقوف اور کم عقل نہیں ہوسکتا۔ جو انسان سے لڑکر خدا سے لڑائی شروع کردے۔ قاعدہ قویہ ہے کہ جب کسی سے لڑائی ہو۔ تو دوسروں کی ہمدردی حاصل کی جاتی ہے۔ دیکھو گورنمنٹ برطانیہ کی جب جرمنی سے لڑائی شروع ہوئی تو باوجود اس کے کہ بہت بڑی حکومت ہے۔ چھوٹی چھوٹی سلطنتوں کو بھی اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کرتی رہی ہے۔ تو چونکہ لڑائی کے وقت انسان زیادہ دوستوں اور مددگاروں کا حاجتمند ہوتا ہے۔ اس لئے اگر کسی کی کسی سے لڑائی ہو تو اس کو ضرورت ہے۔ کہ اپنے زیادہ دوست بنائے۔ اور خدا سے بڑھکر اور کون دوست ہوسکتا ہے۔ پس اسوقت جبکہ لڑائی نہ تھی۔ امن تھا۔ اگر خدا کو دوست بنانے کی کوشش کی جاتی تھی۔ تو اب جبکہ ڈر ہے کہ دوسرے سے نقصان اٹھائے بہت زیادہ ضرورت ہے۔ کہ خدا کو اپنا دوست اور مددگار بنائے۔ اور یہ وقت ہے کہ وہ اس سے صلح کرے۔ نہ کہ لڑائی۔ لیکن جو کسی سے لڑائی ہونے کی وجہ سے نماز کو ترک کردیتا ہے اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسا کہ کسی کے گھر جب ڈاکہ پڑے۔ تو وہ لوگوں کو مدد کے لئے بلانے کی بجائے انہیں پتھر مارنا شروع کردے۔ اس کا نتیجہ کیا ہوگا یہی کہ ڈاکو باہر سے اسپر حملہ آور ہوں گے اور ہمسائے اندر سے اس کو نقصان پہنچائینگے۔ پس جو شخص کسی سے لڑائی کی وجہ سے نماز باجماعت پڑھنا چھوڑتا ہے۔ وہ یقینی طور پر اپنی تباہی کا موجب بنتا ہے۔

ایک نادان کا لطیفہ

مشہور ہے۔ مگر میرے نزدیک نماز چھوڑنے والا اس سے بھی زیادہ نادان اور بے وقوف ہے۔ کہتے ہیں۔ کسی سے کوئی شخص برتن مانگ کر لے گیا تھا کچھ دن تک جو اس نے واپس نہ دیا تو ایک دن وہ خود

لینے گیا۔ اور جاکر دیکھا کہ اُس کے برتن میں سالن ڈالکر کھا رہا ہے۔ یہ دیکھ کر کہنے لگا کہ تو نے میرے برتن میں سالن ڈالکر کھایا ہے۔ میں تیرے برتن میں پاخانہ ڈالکر کھاؤنگا ؛

تو یہ

سزا دینے کا عجیب طریق

ہے۔ کہ چونکہ فلاں سے میری لڑائی ہے۔ اسلیئے میں نے نماز باجماعت پڑھنا چھوڑ دی ہے۔ جو شخص اس طرح کرتا ہے۔ اس نے اپنے دشمن کو اپنے اوپر خود غالب کر لیا۔ کیونکہ اس کے دشمن نے ایک تو اسے اپنے پاس سے دُور کر دیا۔ اور دوسرے خدا سے بھی دور کر دیا۔ پس اس طرح اُس نے اپنے دشمن کو نیچا نہیں دکھایا بلکہ اس کا درجہ اُونچا کر دیا ہے۔ اس کو نقصان نہیں پہنچایا بلکہ خود نقصان اٹھایا ہے۔ یہ سخت جہالت اور نادانی ہے۔ کیونکہ کسی سے دشمنی کی وجہ سے نماز چھوڑنے کا ہرگز حکم نہیں۔ نماز باجماعت ادا کرنے کا خدا کا حکم ہے۔ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم ہے۔ اور اس شریعت کا حکم ہے۔ جس کے بعد کوئی نئی شریعت نہیں آئے گی۔ اور اس شریعت کا حکم ہے۔ جس کا ایک شعشہ بھی بدل نہیں سکتا۔ پس یہ مت سمجھو۔ کہ احمدی کہلانے سے خدا کے حکموں کو توڑنے کی اجازت ہو گئی ہے۔ بلکہ پہلے کی نسبت بہت زیادہ فرض ہو گیا۔ کہ ہر ایک حکم پر پُورے طور پر عمل کرو۔ اس لئے عقل اور دانائی سے کام لو۔ اور خدا کے حکموں کو مت توڑو کیونکہ اب تم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا ہے اور شریعت کو اچھی طرح سمجھا ہے۔ اب اگر اس کے خلاف کرو گے۔ تو دوسروں کی نسبت خدا کے غضب کے زیادہ مستوجب بنوگے ؛

خدا تعالےٰ تمہیں توفیق دے۔ کہ شریعت کے تمام احکام کی تم قدر کرو۔ اور ان پر عمل پیرا ہو ؛

آمین ؛

جنگی بھرتی اور مولوی محمد علی صاحب

(۲)

الفضل کے ایک گذشتہ پرچہ میں ہم نے مستری نصیر الدین صاحب ساکن گوجرانوالہ کی تحریر اس امر کے متعلق شائع کی تھی کہ ان ایام میں جبکہ ان کا تعلق مولوی محمد علی صاحب سے تھا۔ جنگی سلسلہ میں بھرتی ہو کر بصرہ جانے کے لئے جب مولوی صاحب سے مشورہ لیا۔ تو انہوں نے کہا۔ "ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ اپنے ہاتھوں سے اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو" گویا مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک گورنمنٹ کی جنگی خدمات کے لئے بھرتی ہونا خدا تعالےٰ کے حکم کے خلاف اور اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں ہلاکت میں ڈالنا تھا۔ اس کے متعلق ۱۳ر جولائی کے پیغام میں جو کچھ لکھا گیا ہے۔ اس کی تمہید یوں شروع ہوتی ہے کہ:۔

"الفضل نے اب اس امر کا اجارہ لے لیا ہے کہ ہمارے خلاف ایسی باتیں منسوب کی جائیں جن سے یہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کیجائے کہ ہم حکومت عالیہ برطانیہ کے وفادار شہری ہونے کے فرائض ادا کرنے سے قاصر ہیں"

اس امر کے ثبوت میں کہ اہل پیغام "حکومت برطانیہ کے وفادار شہری ہونے کے فرائض ادا کرنے سے قاصر ہیں" ہمیں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ گذشتہ ایام کی شورش میں اس کے متعلق خود انہوں نے کافی سے زیادہ ثبوت بہم پہنچا دیا ہے۔ ہاں اگر رولٹ ایکٹ کے متعلق پیغام کی یہ اشتعال انگیز غلط بیانی کہ:۔

"اس کی رو سے ہندوستانیوں کی ہر قسم کی آزادی معرض خطر میں پڑ چکی ہے"

(پیغام صلح ۳۰ر مارچ ۱۹۱۹ء)

اور ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب سکرٹری اشاعت اسلام کا مولوی محمد علی صاحب کی صلاح اور مشورہ سے گورنمنٹ کے خلاف شورش خیز جلسہ میں شامل ہونا۔ اسمیں فتنہ پردازوں کے ساتھ ہمدردی کے ریزولیوشن پاس کرنا۔ اور مفسدانہ مجمع میں ننگے سر پھرنا "وفادار شہری ہونے کے فرائض" میں داخل ہے۔ تو ہم غیر مبائعین کو وفادار شہری کے فرائض ادا کرنیوالے ماننے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن اگر ان باتوں سے وہی نتیجہ نکلتا ہے۔ اور یقیناً وہی نکلتا ہے جو نکالا گیا ہے۔ تو پھر اس میں ہمارا کیا قصور ہے۔ اب رہا یہ کہ ہم آپ لوگوں کے اس قسم کے افعال پر نوٹس کیوں لیتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ نہیں کہ ہم گورنمنٹ عالیہ کے خبردار حکام کو آپ لوگوں کی ناپسندیدہ روش اور خطرناک طریق سے آگاہ کرنا چاہتے ہیں۔ ذمہ وار حکام کے پاس معلومات حاصل کرنے کے اور بہت سے ذرائع ہیں۔ بلکہ یہ ہے۔ کہ چونکہ آپ لوگ دعوےٰ تو اس برگزیدہ خدا کے پیرو ہونے کا کرتے ہیں۔ جس نے اپنے پیرووں کے لئے گورنمنٹ برطانیہ کی اطاعت اور وفاداری اور مدد کرنا مذہبی طور پر فرض قرار دیا ہے لیکن چلتے اس کے خلاف ہیں۔ اس لئے ہم یہ بتانا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ آپ لوگوں کا اس برگزیدہ خدا کی قائم کردہ جماعت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور جماعت احمدیہ آپ کے اس طرز عمل سے سخت بیزار ہے۔ ہاں آپ لوگ اگر اس بات کا خود کھلے طور پر اقرار کر لیں۔ تو جس طرح ہم دوسرے لوگوں کی اس قسم کی کارروائیوں کی طرف کوئی توجہ نہیں کرتے۔ اسی طرح آپ کے متعلق بھی ہمیں کچھ لکھنے کی کبھی ضرورت نہ ہوگی لیکن جب تک آپ احمدی کہلاتے اور اپنے آپ کو جماعت احمدیہ کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اُسوقت تک ہمارا فرض ہے۔ کہ آپ لوگوں کی ان کارروائیوں اور خیالات سے نفرت کا اظہار کریں۔ جو گورنمنٹ کے خلاف ہوں۔ اسی وجہ سے ہم نے مولوی محمد علی صاحب کے اس مشورہ پر نوٹس لینا ضروری سمجھا۔ جو انہوں نے بھرتی ہونیوالے کو بھرتی سے روکنے کے متعلق دیا۔

چنانچہ ہم نے اس میں لکھ دیا تھا کہ:۔

"منجملہ اور ثبوتوں کے یہ بھی ایک ثبوت ہے اس بات کا کہ یہ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کو پس پشت ڈال چکے ہیں"

پیغام نے مولوی محمد علی صاحب کے مذکورہ بالا مشورہ کے

متعلق ایک طرف تو یہ لکھ کر اپنا پیچھا چھڑا لیا ہے کہ
"اس شہادت پر اصل روشنی تو حضرت امیر
(مولوی محمد علی) ہی ڈال سکتے ہیں"
اور دوسری طرف ناچار اس شہادت کو درست تسلیم کرتے ہوئے خود بھی اس قدر روشنی ڈالنا ضروری سمجھا ہے۔ کہ "کیا ان الفاظ سے کہیں یہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ حضرت امیر گورنمنٹ کی جنگی خدمت کے خلاف ہیں۔ ایک شخص آپ سے ملازمت کے متعلق مشورہ طلب کرتا ہے اور وہ بیکار بھی ہے۔ اور اس کی غرض محض طلب معیشت ہے نہ کہ ملکی خدمت چنانچہ اس کے اپنے الفاظ اسپر دال ہیں "میں بیکار ہوں۔ وہاں ملازم ہو کر چلا جاؤں" اِسپر
حضرت امیر نے اگر اسکی طبعیت کے مطابق قرآن مجید کی آیت مذکورہ بالا کے الفاظ میں یہ جواب دیدیا کہ اس ملازمت میں جان کا خطرہ ہے تو کیا ہرج ہوا"

پیغام کی یہ منطق عجیب ہے۔ کہ چونکہ ایک بیکار شخص نے بھرتی ہونے کا مشورہ طلب کیا تھا۔ اور اس کی غرض طلب معیشت تھی۔ اس لئے مولوی محمد علی صاحب نے اسے کہا کہ اپنے ہاتھوں سے اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔ ہم پوچھتے ہیں۔ اگر مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک ایک بیکار اور طلب معیشت کرنیوالے شخص کا گورنمنٹ کے کسی صیغہ میں بھرتی ہونا اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا تھا تو کیا اس سے ظاہر نہیں ہے۔ کہ ایسے لوگ جو کسی قسم کا کاروبار کرتے اور معیشت کا کوئی اور ذریعہ رکھتے ہونگے ان کا بھرتی ہونا تو مولوی محمد علی صاحب کے خیال میں اس سے بھی زیادہ خطرناک جرم ہو گا۔ اور ایسے لوگوں کو وہ بھرتی ہونے سے اور بھی زیادہ زور کے ساتھ منع کرتے رہے ہوں گے۔ اس کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے۔ کہ دوران جنگ میں انہوں نے اپنے ہمخیالوں میں بھرتی ہونے کے لئے کوئی معمولی سے معمولی تحریک بھی نہ کی۔ حالانکہ وہ وقت ایسا تھا۔ کہ اسوقت ہر اس شخص کا جو اپنے آپ کو کسی جماعت کا لیڈر سمجھتا۔ فرض تھا۔ کہ بھرتی کے لئے اپنی طرف سے پوری پوری کوشش کرتا۔ چنانچہ فرض شناس لوگوں نے ایسا ہی کیا۔ کیا پیغام بتلا سکتا ہے کہ ان ایام میں مولوی محمد علی صاحب یا ان کے ساتھیوں میں سے اور کسی ذمہ وار شخص نے بھرتی کے متعلق کوئی تحریک کی اگر نہیں کی تو کیا ہم یہ سمجھنے میں حق بجانب نہیں ہیں کہ مستری نصیر الدین صاحب کو مشورہ دیتے ہوئے جو خیال انہوں نے ظاہر کیا۔ وہی ان کی طرف سے فوجی بھرتی کی تحریک کے کرنے میں روک تھا۔ باقی رہا پیغام کا بھرتی کی تحریک نہ کرنے کو تسلیم کرتے ہوئے اس کے متعلق یہ لکھنا کہ۔

"ہماری طرف سے بھرتی کا کوئی اعلان نہیں ہوا۔ سو اس کی وجہ صرف یہ ہے۔ کہ ہماری جماعت میں بالعموم ایسے لوگ ہیں۔ جو تعلیم یافتہ اور شہری ہیں"

یہ بھی عجیب مضحکہ خیز بات ہے۔ اگر بھرتی کی تحریک کرنے کی "صرف" اسوجہ کو صحیح بھی تسلیم کر لیا جاوے۔ تو ہم پوچھتے ہیں۔ کیا تعلیم یافتہ لوگ بھرتی نہیں کئے جاتے تھے کہ اسوجہ سے تحریک نہ کی گئی۔ کیا پیام کو معلوم نہیں کہ دوران جنگ میں گورنمنٹ نے تعلیمیافتہ لوگوں کی ایک ڈبل کمپنی کے لئے بھی اعلان کیا تھا۔ اس میں ہی بھرتی ہونے کے لئے مولوی محمد علی صاحب نے اپنے "تعلیمیافتہ" ساتھیوں کو کیوں تحریک نہ کی۔ اور اگر کی تھی تو بتلایا جائے کہ کب اور ان کے کتنے "تعلیم یافتہ" ساتھی اس میں بھرتی ہو کر میدان جنگ میں گئے تھے۔ تعجب ہے۔ کہ پیام نے مولوی محمد علی صاحب کے بھرتی کی تحریک نہ کرنے کے متعلق ایسا کچا اور بودا عذر کیوں پیش کیا۔ جس کی لغویت بالکل ظاہر ہے۔

یہ عذر نامعقول پیش کرنے کے بعد پیغام کو اپنے "تعلیم یافتہ اور شہری" لوگوں میں سے لے دیکر دو آدمی ایسے ملے ہیں۔ "جو دوران جنگ میں خدمات بجا لاتے رہے ہیں" یعنے بابو منظور الٰہی اور ڈاکٹر حسن علی۔ لیکن ان کا کوئی جنگی خدمت ادا کرنا اس امر کا ثبوت نہیں ہے کہ انہوں نے لڑائی میں امداد دینے کے لئے مولوی محمد علی صاحب کی تحریک پر گورنمنٹ کی ملازمت اختیار کی تھی۔ کیونکہ یہ لڑائی سے پہلے کے باصطلاح پیغام "محض روپیہ کمانے" کے لئے سرکاری ملازم تھے۔ اور وہ سرکاری خدمت کے ادا کرنے کے لئے مجبور کئے جا سکتے تھے۔ پس ایسے لوگوں کے پیش کرنے سے یہ ہرگز ظاہر نہیں ہو سکتا۔ کہ مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ساتھیوں نے دوران جنگ میں گورنمنٹ کو بھرتی کے متعلق کوئی امداد دی ہے۔ اور ہمیں یہ خیال بدلنے کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی۔ کہ مولوی محمد علی صاحب نے نہ صرف مرکزی حیثیت سے حال کی خطرناک جنگ میں گورنمنٹ کو بھرتی کی امداد دینے کی کوشش نہیں کی بلکہ دوسروں کو بھی اس سے باز رکھنے کی نامناسب حرکت کی ہ

الفضل کے وی پی آتے ہیں

(منیجر)

وہ خریداران الفضل جن کی قیمت ماہ جولائی میں ختم ہوتی ہے۔ نوٹ کر لیں کہ ان کے نام اگست کا پہلا پرچہ وی پی ہو گا۔ جو وی پی واپس کرینگے۔ ان کے نام کا اخبار تا وصولی قیمت بذریعہ منی آرڈر یا اجازت دوبارہ وی پی امانت میں رہیگا ٭

میں اپنے احباب کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ لکھوائی۔ چھپوائی کو بہت عمدہ کر دیا گیا ہے۔ اور اب کاغذ اس سے بھی اچھا لگایا جانیوالا ہے۔ ان باتوں سے جو خرچ میں اضافہ ہوا ہے (علاوہ اس اضافہ کے جو کاغذ و سامان طباعت کی گرانی کی وجہ سے ہے) اس کا بھی آپ صاحبان کو خیال رکھنا چاہیئے۔ اور خیال سے یہ مراد ہے کہ خریداروں کی تعداد میں اضافہ اور موجودہ خریدار اپنی خریداری کا سلسلہ منقطع نہ کر دیا کریں۔ جو وی پی واپس کرنے سے ہو جاتا ہے ہر مہینے بیس پچیس خریدار کم ہو جاتے ہیں۔ اور نئے اسقدر نہیں ہوتے۔ اغیار کے اخبار دس دس بارہ بارہ ہزار چھپتے ہیں اور ہماری جماعت کا مسلمہ آرگن ہفتہ میں دوبار شائع ہونیوالا سوا ہزار بھی نہ چھپے۔ بڑے افسوس کی بات ہے۔ آجکل تو صرف

فہرست نو مبائعین

(۱۸۸)

یہ نمبر شمار جنوری ۱۹۱۹ء سے شروع ہوتا ہے مگر اسے بالکل مکمل نہ سمجھنا چاہیئے۔ بعض ایسے لوگ جو قادیان میں آکر بیعت کرتے ہیں۔ ان کے نام محفوظ رکھنے کی اسوقت تک کوئی مناسب تدبیر نہیں کی گئی۔ پھر بعض دفعہ بیعت کرنیوالوں کے نام مہتمم ڈاک کی فہرست سے بھی کسی نہ کسی باعث سے رہجاتے ہیں دفتر الفضل کو جسقدر نام مہیا ہو سکتے ہیں ان کو شائع کر دیا جاتا ہے۔ اور انہی کا یہ نمبر شمار ہے (ایڈیٹر)

بابت ماہ اپریل ۱۹۱۹ء

۶۵۵۔ اسد اللہ خان صاحب۔ ضلع جالندھر
۶۵۶۔ کرم داد صاحب۔ " جھنگ
۶۵۷۔ مسماۃ چراغ بی بی۔ " گوجرانوالہ
۶۵۸۔ بڈھا صاحب۔ بصرہ
۶۵۹۔ الٰہی بخش صاحب۔ جھنگ
۶۶۰۔ محمد عبد الحفیظ صاحب۔ کرنال
۶۶۱۔ مسماۃ حسین بی بی۔ ضلع سیالکوٹ
۶۶۲۔ مسماۃ کرم بی بی زوجہ اللہ لوک۔ " گجرات
۶۶۳۔ وزیر شاہ صاحب۔ پٹیالہ سٹیٹ
۶۶۴۔ مستری چراغ الدین صاحب ضلع سیالکوٹ
۶۶۵۔ مسماۃ سید بی بی بنت اللہ داد صاحب۔ " منٹگمری
۶۶۶۔ مسماۃ غلام فاطمہ بنت خان محمد صاحب " "
۶۶۷۔ مسماۃ رسول بی بی " " " " " "
۶۶۸۔ مسماۃ امینہ بی بی " " " " " "
۶۶۹۔ نذیر احمد بن خان محمد صاحب " "
۶۷۰۔ حیات گل صاحب پور نیار
۶۷۱۔ مسماۃ مائی بھانی دختر میاں محمود صاحب ضلع ڈیرہ غازیخان
۶۷۲۔ برکت علی صاحب کوہاٹ
۶۷۳۔ دین محمد دار صاحب۔ ضلع گوجرانوالہ
۶۷۴۔ حیات محمد صاحب نمبردار " "
۶۷۵۔ محمد شریف صاحب " "
۶۷۶۔ مسماۃ مریم بی بی " "
۶۷۷۔ محمد حسین صاحب۔ سرگودہا
۶۷۸۔ پی عبد اللہ احمد ولد احمد صاحب۔ کنانور
۶۷۹۔ پی کے سینون جی صاحب۔ "
۶۸۰۔ کرم بخش صاحب۔ ریاست نابھہ
۶۸۱۔ دین محمد صاحب راجپوت۔ ضلع گورداسپور
۶۸۲۔ اللہ دتا صاحب " "
۶۸۳۔ پیرو " "
۶۸۴۔ ستار بی بی زوجہ پیرو " "
۶۸۵۔ شیخ غلام حسین صاحب۔ بغداد
۶۸۶۔ سلطان علی صاحب۔ ضلع گجرات
۶۸۷۔ سلطان محمود صاحب۔ " لاہور
۶۸۸۔ کرم بخش صاحب۔ " "
۶۸۹۔ احمد الدین صاحب۔ " راولپنڈی
۶۹۰۔ غلام فاطمہ بنت مولوی رحمت اللہ صاحب۔ سنگرور
۶۹۱۔ غلام صغرا " " " "
۶۹۲۔ غلام احمد فرزند " " "
۶۹۳۔ مبارک احمد " " " "
۶۹۴۔ بدر الدین صاحب۔ ضلع گجرات
۶۹۵۔ حاکم بی بی۔ " "
۶۹۶۔ کرم بی بی۔ " "
۶۹۷۔ امیر بی بی۔ " "
۶۹۸۔ اللہ جوائی۔ " "
۶۹۹۔ راج بی بی۔ " "
۷۰۰۔ غلام احمد صاحب۔ " گوجرانوالہ
۷۰۱۔ علم دین صاحب۔ " جہلم
۷۰۲۔ منشی محمد حسین صاحب۔ " گورداسپور
۷۰۳۔ مرزا عبد الغفور بیگ صاحب " اٹک
۷۰۴۔ جمعدار نور محمد صاحب۔ " جہلم
۷۰۵۔ مسماۃ بشیر بیگم معرفت بابو اکبر علی صاحب سندھ
۷۰۶۔ جمعدار محمد خان صاحب۔ ضلع جہلم
۷۰۷۔ فضل دین صاحب۔ " گورداسپور
۷۰۸۔ شاہ محمد صاحب۔ " "
۷۰۹۔ طالع بی بی " "
۷۱۰۔ روشن بی بی " "
۷۱۱۔ کاکی ضلع گورداسپور
۷۱۲۔ علم دین صاحب۔ " "
۷۱۳۔ بوٹا صاحب۔ " "
۷۱۴۔ جلال الدین صاحب معرفت منشی فرزند علی صاحب فیروزپور
۷۱۵۔ سراج الدین صاحب۔ لاہور
۷۱۶۔ کے زین الدین صاحب۔ منگلور
۷۱۷۔ احمد الدین صاحب۔ ضلع لاہور
۷۱۸۔ محمد صاحب۔ " "
۷۱۹۔ اللہ دتا صاحب۔ " "
۷۲۰۔ چراغ دین صاحب۔ " "
۷۲۱۔ مستری ظفر الدین صاحب۔ " "
۷۲۲۔ ہاشم خان صاحب۔ " پشاور
۷۲۳۔ مولا بخش صاحب۔ " گورداسپور
۷۲۴۔ اہلیہ ابراہیم صاحب۔ " لاہور
۷۲۵۔ لکھا صاحب " "
۷۲۶۔ رحمت علی صاحب۔ " "
۷۲۷۔ چودہری خدا بخش صاحب۔ " امرتسر
۷۲۸۔ چودہری سردار خان صاحب۔ " سیالکوٹ
۷۲۹۔ محمد حسین صاحب۔ " جہلم
۷۳۰۔ کریم بانڈر صاحب۔ " کشمیر
۷۳۱۔ شیخ سبحان صاحب۔ " "
۷۳۲۔ محمد یعقوب صاحب۔ " گوجرات
۷۳۳۔ جمال الدین صاحب۔ مالیر کوٹلہ
۷۳۴۔ خیوا صاحب " "
۷۳۵۔ شیخ عبد الوہاب صاحب " بریلی
۷۳۶۔ آمنہ خاتون " "
۷۳۷۔ اہلیہ منشی گل محمد صاحب " شاہپور
۷۳۸۔ بار الدین صاحب نمبردار " لائلپور
۷۳۹۔ جناب خان بہادر عبد الحق صاحب پیلی بھیت
۷۴۰۔ عظیم صاحب۔ ضلع گوجرانوالہ
۷۴۱۔ محمد صدیق صاحب معرفت منشی احمد صاحب بریلی
۷۴۲۔ محمد قمر احمد صاحب۔ " "
۷۴۳۔ محمد شریف صاحب " "
۷۴۴۔ جمیلہ خاتون " "

[illegible]

الفضل میں اشتہار دینے والوں کو مژدہ

یہ تو سب کو معلوم ہے کہ جماعت احمدیہ ایک تعلیم یافتہ اور روشن خیال جماعت ہے - اور اس میں ہر طبقے کے لوگ پائے جاتے ہیں - ایسے لوگوں میں تجارتی کاروبار کا اعلان کرنے کے لئے بہترین ذریعہ "الفضل" ہے ؛

۱ - اس لئے کہ سلسلہ کے موجودہ اخباروں میں سے اس کی اشاعت سب سے زیادہ ہے ؛

۲ - یہ مسلّمہ طور پر قومی آرگن ہے ؛

۳ - اس میں امام سلسلہ احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے خطبات جمعہ اور تقریریں بالالتزام چھپتی رہتی ہیں - اس لئے جماعت کے افراد اس کے پرچوں کو نہایت حفاظت سے رکھتے ہیں - اور اس کی جلدیں بندھواتے ہیں - اس طرح پر ایک اشتہار عمر بھر کے لئے کارآمد ہو سکتا ہے ؛

۴ - الفضل کے ایک ایک پرچے کو کم از کم دس آدمی ضرور پڑھتے ہیں - اس طرح پر اس کی موجودہ اشاعت سے دس گنا آدمیوں میں اشتہار پھیلایا جا سکتا ہے ؛

۵ - ہم نے خاص رعایت کر کے گذشتہ تین سالوں کی اُجرت میں ½ کمی کر دی ہے - اب جو نرخ ہے بالکل مقرر شدہ ہے - اس میں کمی ہرگز نہیں ہوگی - اس بارہ میں خط و کتابت فضول ہے ؛

۶ - اشتہار ہفتہ وار چھپیگا - اور مندرجہ ذیل شرح ہفتہ وار ہی کی ہے - لیکن اگر کوئی صاحب ہفتہ میں دو بار چھپوانا چاہیں - تو ڈبل اُجرت سے چھپوا سکتے ہیں ؛

۷ - یہ رعایت بھی کر دی گئی ہے - کہ اشتہار دینے والوں کو اس مدّت کے لئے پرچہ مفت ملیگا ؛

۸ - کسی فحش مرض کا اشتہار نہیں چھپیگا - ہر اشتہار کے مضمون کا ذمہ وار مشتہر ہوگا - نہ کہ "الفضل"

۹ - اُجرت ہمیشہ پیشگی لی جائے گی - بعض پیشہ ور مشتہر ایک سال کا عہد کرتے ہیں - تاکہ اُجرت کم دینی پڑے اور ماہوار یا سہ ماہی پیشگی بھیجتے رہنے کا وعدہ کرتے ہیں - مگر پھر ایک یا دو ماہ بعد اشتہار بند کر دیتے ہیں - اس لئے آیندہ (سوائے کسی معتبر مستند کے) تمام اُجرت یکمشت پیشگی لی جائے گی ؛

۱۰ - اشتہار دینے والوں کو یہ شکایت حتی الوسع نہیں ہونے دی جائے گی - کہ ان کا اشتہار باقاعدہ نہیں چھپتا ؛

۱۱ - الفضل مذہبی پرچہ ہے عقیدتمندوں میں اوّل سے آخر تک یکساں دلچسپی کے ساتھ پڑھا جاتا ہے - اس لئے یہ اصرار کی ضرورت نہیں - کہ اشتہار مضامین کے کالموں میں درج ہو - صفحہ آخر پر اشتہار ہوگا ؛

۱۲ - اشتہار پہلے منیجر کو دکھایا جائے - اور منیجر کو ہر وقت اختیار ہے - کہ اشتہار مذکور کی بقیہ اُجرت واپس کر دے ؛

۱۳ - **نرخنامہ**

مدّت	فی صفحہ	نصف صفحہ [illegible]	تہائی صفحہ [illegible]	نصف کالم [illegible]	تہائی کالم کی اُجرت	چوتھائی کالم کی اُجرت
ایک سال (۵۲ بار)	۲۰۰	۱۰۲	۷۰	۴۰	۲۶	۲۲
۶ ماہ (۲۴)	۱۰۵	۵۴	۳۸	۲۲	۱۴	۱۲
تین ماہ (۱۲)	۵۵	۳۰	۲۰	۱۲	۸	۷
ایک ماہ (۴)	۲۲	۱۲	۸	۵	۴	۳
دو بار	۱۲	۷	۵	۳	۲½	۲
ایک بار	۷	۴	۳	۲	۱½	۱

ضمیمہ جو دو صفحے پر ہو اس کی اُجرت بالمقطع پانچ روپے اور اس سے آگے فی دو صفحہ ۴ ر سینکڑہ - فی سطر ۲ ر اُجرت ایک بار کے لئے -

۱۴ - اشتہاروں کے متعلق اور دیگر تمام انتظامی امور کے لئے یعنی پرچہ کے اجراء یا بندش یا پہنچنے نہ پہنچنے کے بارے میں اس پتہ پر خط و کتابت ہو؛

"منیجر الفضل قادیان گورداسپور پنجاب"

ممالکِ غیر کی خبریں

لوٹن میں بلوہ ٹون ہال جلادیا گیا

لنڈن ۲۱ جولائی - کئی ہزار آدمیوں کے ایک گروہ نے جو کلب پولیس کے اس حکم سے کہ انہیں پارک کو مقتول سپاہیوں کے جنازہ گاہ بنانے کی اجازت نہیں دیجاسکتی غصہ میں بھرا ہوا تھا - بمقام لوٹن ٹون ہال پر حملہ کیا - جس کو منہدم کرکے زمین کے برابر کردیا گیا - نقصان کا اندازہ ڈھائی لاکھ پونڈ کیا جاتا ہے ۔

مسٹر ولسن کی علالت

واشنگٹن ۲۱ جولائی - پریذیڈنٹ ولسن اسہالوں کی وجہ سے کچھ علیل ہیں ۔

واشنگٹن ۲۲ جولائی - مسٹر ولسن کچھ زیادہ مریض نہیں - لیکن انکی جمہوری سینٹ کے ساتھ صلحنامہ پر بحث نہیں ہوگی ۔

نئی وزارت

لنڈن ۲۱ جولائی - ڈیلی اکسپرس کا بیان ہے کہ مسٹر لائڈ جارج پارلیمنٹری وقفہ کے بعد نئی وزارت قائم کرنے کا کام شروع کریں گے اور ۱۲ اشخاص کی وزارت کے پرانے طریقہ کو برتینگے - مسٹر بالفور اور لارڈ ملنر ریٹائرڈ وزیروں میں سے ہیں ۔

... بولشویک لقمۂ اجل

لنڈن ۲۱ جولائی - شمال مغربی روسی محاذ کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ اوسٹروف اور پوکھوف کی جانب تمام بولشویکی حملوں کو پسپا کردیا گیا - یازکوداور ٹورمنگ کے دیہات پر جو پسکاف سے میل مشرق کو ہیں دوبارہ قبضہ ہوگیا ہے اور یہاں پر ... بولشویک کھیت رہے - بحیرۂ بالٹک کے جنوب میں گٹچیا کی جانب جارحانہ کارروائی نشوونما پا رہی ہے - غنیم کے دو بٹالین تباہ کردیئے گئے ہیں - لال کرتی فوج نے قصبہ پروز ہسٹی پر قبضہ کرلیا ہے ۔

امریکن افسر پر حملۂ قتل کی کوشش

کوبلنز ۲۱ جولائی - دو جرمنوں نے میجر کرل پوسٹ مارشل امریکن افواجِ مقیم جرمنی کو قتل کرنیکی کوشش کی لیکن اسکو کوئی نقصان نہیں پہنچا - اسکے حملہ آور فرار ہوگئے ہیں ۔

مختلف خبریں

افغان نمائندے پہنچ گئے

شملہ ۲۴ جولائی - حسب ذیل سرکاری اطلاع شائع کیگئی ہے - آج صبح ۱۱ بجے افغان نمائندگان صلح برطانی لائنوں میں پہنچ گئے ۔

ڈکہ میں اہل قبائل کی گرمی

شملہ ۲۴ جولائی - حسب ذیل سرکاری اطلاع شائع کی گئی ہے - ۲۳ جولائی کی صبح کو دیکھ بھال کرنے والی ایک جماعت نے کیمپ سے دو میل مغرب کی جانب ایک پہاڑی پر دشمن کی ایک بڑی تعداد کو قابض پایا - دشمن ایک بڑی جنگ کے بعد پسپا کیا گیا اور یقین کیا جاتا ہے کہ اسے سخت نقصان اٹھانا پڑا ہے - کیونکہ ہماری توپوں اور لیوز توپوں نے بہت نشانے لگائے ۔

ہندوستان میں پلیگ

ہفتہ مختتمہ ۱۲ جولائی میں ہندوستان میں پلیگ سے ۲۲۹ اموات ہوئیں ۔

صوبہ مدراس میں قیدیوں کی رہائی

۱۹ جولائی کے مبارک دن فتح کی خوشی میں صوبہ مدراس کی گورنمنٹ نے اٹھارہ سو مرد قیدی اور ۱۸۳ زنانہ قیدی رہا کیئے ۔

سزائے موت کی بجائے سزائے عمر قید

امرتسر کے مقدمہ سازش میں فوجی عدالت نے حافظ محمد بشیر کو سزائے موت دی تھی - حضور لاٹ صاحب پنجاب نے ازراہ عنایت سزائے موت کو عمر قید کالے پانی کی سزا میں تبدیل کردیا ہے ۔

مہاشہ کرشن جی کی سزا میں تخفیف

یہ خبر خوشی سے سنی جائیگی کہ مہاشہ کرشن صاحب ایڈیٹر پرکاش لاہور کی سزا میں تخفیف کرکے ڈیڑھ سال کی بجائے صرف دو ماہ کردی گئی ہے - اور باقی ماندہ دنوں میں انہیں اپنے گھر کے کپڑے - چارپائی بسترہ اور برتن استعمال کرنے کی اجازت دی گئی ہے - ۱۰ اگست سنہ ۱۹۱۹ء کو انکی قید کے دو مہینے ختم ہوجائینگے ۔

متلاشیان روزگار کو مژدہ

ہم کو علاقہ پنجاب کے مشہور و معروف مقاموں پر اپنی تجارت موجودہ کی ایک ایک دوکان قائم کرنا ہے جس کے لئے ایسے احمدیوں کی ضرورت ہے جو معمولی اردو اور حساب و کتاب میں مہارت رکھنے کے علاوہ محنتی جفاکش ہوں تنخواہ دس سے پندرہ روپے دی جاویگی - اور اپنی معتبری کی تصدیق کسی معزز احمدی یا مقامی انجمن کے سکرٹری سے کرا سکتے ہیں ۔

ہم کو مقام یادگیر ریاست نظام میں ایک جدید کارخانہ چرمی قائم کرنا ہے - جس کے لئے زین - ساز - بوٹ شوز و نیز چمڑہ رنگنے والے کاریگروں کی ضرورت ہے - تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتا ہے - ہمراہ درخواست سارٹیفکیٹ آنا چاہیئے - احمدیوں کو ترجیح دیجاویگی نیز حجام اور دھوبی کی بھی ضرورت ہے - جو یادگیر آکر کام کرے - احمدیوں کو ترجیح دی جائیگی ۔

المشتہر

مینیجر کارخانہ جات شیخ حسن صاحب احمدی
مقام یادگیر جی - آئی - پی - ریلوے ضلع گلبرگہ شریف

سخت ضرورت ہے

محکمہ تعلیم و تربیت قادیان کو - چند انٹرنس پاس تجربہ کار مدرسین کی ضرورت ہے - البتہ - اے پاس بھی درخواستیں کرسکتے ہیں - درخواستیں - بہت جلد ناظر صاحب تعلیم و تربیت کی خدمت میں ارسال کریں ۔

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ مالکان کے لئے شائع ہوا)